OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

عصر حاضر میں حیاء اور ترک فواحش: غیر اسلامی تہذیبوں سے انجذاب کا فکری و عملی جائزہ

رفعت سلطانہ
لیکچرار شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ گریجویٹ کالج کوٹ سلطان، لیہ
ڈاکٹر حافظ فدا حسین
ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ، ملتان

Abstract

*This research examines the concept of modesty (*ḥayāʾ*), chastity (*ʿiffah*), and sexual morality in Islam and critically explores the intellectual and practical implications of contemporary engagement with non-Islamic cultures. The study primarily focuses on the Qur'anic concept of* fawāḥish *(indecencies) and related ethical principles, highlighting the Islamic emphasis on moral purity, protection of human dignity, preservation of the family, and the safeguarding of society from moral and social corruption. Drawing upon relevant Qur'anic verses, Prophetic traditions, and the interpretations of classical and contemporary Muslim scholars, the study analyzes the relationship between modesty, chastity, and the prevention of immoral conduct. The research further examines selected manifestations of contemporary social and cultural life, including sexual permissiveness, excessive interaction between men and women, sexual harassment, and other practices discussed in the source material as challenges to Islamic moral values. In contrast, Islamic principles concerning lowering the gaze, maintaining chastity, observing the rules of* maḥram *and* non-maḥram *interaction, proper dress and covering, marriage, and avoiding slander and unwarranted intrusion are presented as mechanisms for preserving individual and collective moral integrity.The study concludes that* ḥayāʾ *in Islam is not merely a personal virtue or an outward form of modesty; rather, it constitutes a comprehensive ethical framework that contributes to the protection of individual character, family stability, human dignity, and social cohesion. The findings suggest that*

CC BY

increasing exposure to competing cultural norms requires renewed emphasis on Qur'anic and Prophetic guidance, moral education, self-accountability, and the strengthening of family and social institutions. Thus, the Islamic framework of modesty and chastity remains significant for addressing contemporary moral challenges and for promoting a morally responsible and socially balanced society.

Key Words: *Ḥayāʾ; Chastity; Modesty; Fawāḥish; Islamic Ethics; Sexual Morality; Contemporary Culture; Muslim Society; Qur'anic Guidance; Social Values.*

انسانی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں اخلاقی اقدار بنیادی حیثیت رکھتی ہیں، اور حیا، عفت و پاک دامنی ان اقدار میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ اسلام نے انسانی زندگی کے انفرادی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں کے لیے ایسے جامع اصول فراہم کیے ہیں جن کا مقصد انسان کی عزت، کردار، خاندان اور معاشرتی نظام کا تحفظ ہے۔ قرآن مجید نے فواحش اور بے حیائی کی ظاہری و باطنی صورتوں سے اجتناب کا حکم دیتے ہوئے زنا، بدکاری اور دیگر اخلاقی برائیوں کے قریب جانے سے بھی منع کیا ہے۔ اسی طرح مرد و عورت دونوں کو نگاہوں کی حفاظت اور اپنی عفت و عصمت کی پاسداری کی ہدایت دی گئی ہے۔

عصر حاضر میں تہذیبی، معاشرتی اور ابلاغی تبدیلیوں کے نتیجے میں انسانی رویوں اور معاشرتی اقدار میں نمایاں تغیر پیدا ہوا ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ اور مختلف تہذیبی اثرات نے حیا، عفت اور پاک دامنی کے روایتی تصورات کو بھی متاثر کیا ہے۔ زیرِ نظر تحقیق اسی تناظر میں اسلامی تصورِ حیا و عفت کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ جائزہ پیش کرتی ہے کہ غیر اسلامی تہذیبی اثرات کے نتیجے میں معاشرے میں کون سے فکری اور عملی رجحانات پیدا ہوئے ہیں اور اسلام ان کے مقابلے میں فرد اور معاشرے کی اصلاح کے لیے کون سے اصول فراہم کرتا ہے۔ مقالے میں قرآن مجید کی آیات، احادیث اور مفسرین و اہلِ علم کی آراء سے استفادہ کرتے ہوئے حیا، فواحش، عفت و عصمت اور معاشرتی پاکیزگی کے باہمی تعلق کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حیا، عفت اور فواحش: قرآنی اصطلاحات اور اسکے معنوی تعین

قرآن مجید میں سورۃ البقرہ میں اِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوٓءِ وَالْفَحْشَآءِ کاذکر کیا گیا ہے اس آیت فحشاء سے مراد بے حیائی کا کام ہے بعض حضرات نے اس کا معنی یعنی اس سے مراد گناہ کبیرہ ہے۔[1]

قران مجید میں مختلف مقامات پر عفت و پاک دامنی کے ساتھ رہنے کی تلقین کی گئی ہے ان آیات میں عام عورتوں کو بھی حکم ہے اور اس کے علاوہ ازواج مطہرات کو بھی قرآن حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی عفت و عصمت اور پاک دامنی کا خیال رکھیں۔

يَا نِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضَاعَفْ لَـهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰـهِ يَسِيْـرًا ۔ يَا نِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّـذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۔ وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَـرَّجْنَ تَبَـرُّجَ الْجَاهِلِيَّـةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكَاةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰـهَ وَرَسُوْلَـه اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰـهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيْـرًا ۔ وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰـهِ وَ الْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰـهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْـرًا ۔[۲]

”اے نبی کی بیویو جو تم میں سے کھلی ہوئی بے ہودگی کرے گی اس کو دوہری سزادی جائے گی اور یہ بات اللہ کو آسان ہے اور جو کوئی تم میں سے اللہ کی اور اسکے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک کام کرے گی تو ہم اسکو اس کا ثواب دوہرا دیں گے اور ہم نے اس کے لیے ایک عمدہ روزی تیار کرر کھی ہے اے نبی کی بیویو!تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقوی اختیار کرلو گے تو تم بولنے میں نزاکت اختیار مت کرو کہ ایسے شخص کو خیال فاسد ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی ہے اور قاعدہ کے موافق بات کہو اور تم اپنے گھر میں قرار سے رہو اور قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو اور تم نمازوں کی پابندی رکھو اور زکوۃ دیا کرو اور اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا کہنا مانو اللہ کو یہ منظور ہے کہ اے نبی ﷺ کے گھر والوں تم سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو پاک صاف رکھے اور تم ان ایات الہیہ اور اس علم کو یاد رکھو جس کا تمہارے گھروں میں چرچا رہتا ہے بیشک اللہ رازداں ہے اور پورا خبر دار ہے۔“

اس آیت کی وضاحت میں ازواج مطہرات کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم کو احکام شرعیہ کی پوری پابندی کرنا چاہیے تاکہ غیر محرم مرد کے دل میں محبت اور میلان پیدا نہ ہو یعنی عورت کو غیر مرد کے ساتھ بولنے میں تکلف کے ساتھ نزاکت اختیار نہیں کرنی چاہیے ازواج مطہرات میں اس کا احتمال بہت کم ہے لیکن عورت کی فطرت ہے کہ اس کے مزاج میں نرمی اور نزاکت پائی جاتی ہے تو اس بات سے منع کیا گیا ہے اور قاعدہ کے موافق بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے یعنی ایسا رویہ اختیار کرنا جس میں خشکی اور روکھا پن ہو یہ حافظ عفت ہے یہ روکھا پن نہیں ہے۔[۳]

اسی طرح قران میں زنا کو بھی فحاشی سے تعبیر کیا جاتا ہے بے حیائی اور بری باتوں سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے زنا حق اللہ کی پامالی ہے بے شرمی کی باتوں سے روکا گیا ہے اللہ کا حکم ان باتوں سے بھی روکنے کا حکم دیا گیا ہے اور زنا کو فحاشی اور برائی کا راستہ قرار دیا گیا ہے اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

وَلَاتَقْرَبُوا الزِّنَـآ اِنَّه کَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا۔[4]

"ترجمہ: گناہ کے قریب بھی مت جاؤ بلا شبہ وہ بے حیائی کا کام اور بڑا ہی برا راستہ ہے۔"

زنا ایک ایسی برائی ہے جس میں حق اللہ اور حق العبد کی پامالی ہورہی ہے اس سے ایک انسان کو گناہ اور برائی میں مبتلا کرنا ہے فساد فی الارض بھی پایا جاتا ہے ایک مسلمان کی نسل کی تباہی کا باعث بھی ہے اس سے ایک انسان کی عفت و عصمت تار تار ہو جاتی ہے انسان اللہ کے نزدیک بھی اور دنیا و اخرت میں شرمندہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر وحبہ الزحیلی کے نزدیک:

جو شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے وہ دین کی تمام محترم چیزوں کی حرمت کو پامال کرنے والا بن جاتا ہے اور جو شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے وہ اپنے ہی جیسے وہ دین کے تمام احکامات کی پابندی کرنے والا ہو وہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والا اور اللہ کی قربت حاصل کرنا والا بن جاتا ہے۔[5]

اس کے علاوہ مختلف تفسیرات میں فواحش کے معنی مختلف انداز میں بیان کیے گئے ہیں اور ہر مفسر نے اس کی مختلف انداز میں وضاحت کی ہے اور اسکے احکامات بیان کرنے کے بعد اس کے فوائد و نقصانات سے بھی آگاہ کیا ہے قران مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَاتَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْـهَا وَمَا بَطَنَ۔[6]

ترجمہ: اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی مت جاؤ خواہ وہ کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی ہوں۔

مولانا دریا آبادی کے بقول:

علامہ دریا آبادی کے بقول الفواحش کے معنی بہت زیادہ وسیع ہیں اس کے معنی صرف زناکاری کے نہیں بلکہ بے حیائی بدکاری، فحاشی، غلیظ اور گندی حرکات وسکنات تمام برائیاں الفواحش میں داخل ہیں جدید دور میں گندی اور بری چیزوں کو دیکھنا چاہے وہ دیکھنا چاہے وہ سرعام ہو یا چھپا کر ہو وہ سب اس میں داخل ہیں بے لباسی، لباس میں بے ستری وغیرہ کی تمام خفیہ صورتیں خواہ وہ پبلک میں ہوں یا پرائیویٹ ہوں وہ تمام صورتیں اس میں داخل ہو جاتی ہیں سوشل میڈیا کا استعمال یا چھپا کر گانے، سینما تھیٹر میں جانا چھپا کر یا سرعام جانا غرض تہذیب جدید کے سارے جاہلی عنصر اس آیات کی رو سے حرام ٹھہر جاتے ہیں۔[7]

اس آیت کے اندر تمام قسم کا ظاہری و باطنی بے حیائی کے کاموں اور برائی اور بدی کے کاموں اور خفیہ اور اعلانیہ طریقوں کو شامل ہے ان تمام کاموں اور برائیوں کے قریب جانے سے روکا گیا ہے گویا ایسے تمام مجالس اور بری صحبت سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے جہاں جا کر فواحش اور برائیوں میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے۔

سید قطب شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بقول:

عفت وپاک دامنی کا قیام اوربے حیائی سےاجتناب کسی بھی معاشرے کی بقا اور ارتقا کا ایک مضبوط اورمستحکم ستون ہےاسلیے قران وحدیث میں تمام اعلانیہ اورخفیہ فواحش اور بدکاریوں اور برائیوں سے مکمل طورپرروکاگیاہے فواحش اوربرائیوں کی غلاظت میں نہ معاشرہ ترقی کرسکتاہےاور نہ کوئی خاندان مضبوط اورمستحکم ہوتاہےاس کے لیے عفت وپاکیزگی ایک بنیادی اورکلیدی معاملہ ہےفواحش اوربے حیائی پھیلانےکے رسیا لوگ خاندانی بنیادوں کو متزلزل اور معاشرتی اقدار کومسمار کردیتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سےزنا مرادلینا ہی بہترہے زناتنہاایک عمل نہیں بلکہ یہ تمام برائیوں کی جڑاوربنیاد ہےجس میں بے حیائی اخلاق واقدار کی پامالی، صنفی اختلاط، شہوت انگیز باتیں، غلیظ اشارات اور کنایات، بری حرکات وسکنات ہیجان انگیز تبسم یہ سب زنا کی لعنت سےمربوط جرائم ہیں اسلیےقرآن نےزنا کوفواحش(بے حیائیوں کا مجموعہ) سے تعبیر کیا جاتا ہےیہ سب فواحش اجتماعیت کے جسم کوپارہ پارہ کرڈالتے ہیں اورافرادکے ضمیروں کوناپاک اور گندہ وگدلا بنا ڈالتے ہیں اوران کےافکار کوآلودہ وغلیظ کردیتے ہیں۔[۸]

اسکےعلاوہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔[۹]

"اورایسےلوگوں کوجن کونکاح کی استطاعت مقدور نہیں انکوچاہیے کہ وہ ضبط کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں غنی کردے۔"

اگر کوئی شخص نکاح کرنےکی استطاعت نہیں رکھتا یعنی نان ونفقہ کی صلاحیت نہیں رکھتا یعنی نکاح کا سامان اور مہر معجّل نہیں رکھتےایسے لوگوں کوجن کو نکاح کا مقدودنہیں ہے انکوچاہیے کہ اپنے نفس کو ضبط کریں یہاں تک کہ اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے غنی کردے گا پھر وہ نکاح کرلیے اس آیت کےاندرنکاح کرنے کی صلاحیت نہ ہو اگر نان نفقہ کی صلاحیت نہ ہو تو اللہ کے فضل کاانتظار کرے" ۔[۱۰]

اس آیت کے اندر بھی عفت اورپاک دامنی کاحکم دیاگیاہےاورمختلف آیات میں حیااورپاک دامنی کاذکرہےقرآن مجید میں اللہ تعالی کاارشادہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۔[۱۱]

آپ اہل ایمان مردوں سے فرمادیں کہ اپنے نگاہیں بہت نیچی رکھیں اوراپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہی اُن کے لیےزیادہ پاکیزہ طریقہ ہے اللہ ان کے اعمال سے پوری طرح باخبر

ہے آپ عورتوں سے بھی کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اوراپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔

اسلام عفت وعصمت کی حفاظت کے لیے جو چیزیں ضروری ہیں قرآن نے ان کو تفصیلی بیان کیا ہے نظروں کی حفاظت نگاہوں کو پست رکھنا اس طرح حسن وجمال ایک رحمت ہے اس کو زحمت اور آفت نہیں بنانا چاہیے بلکہ اسکی حفاظت اور قدر کرنی چاہیے تاکہ معاشرے کے اندر سکون اور قرار پیدا ہو جائے معاشرتی برائیوں کا مکمل طور پر خاتمہ اور سدباب ہو جائے اس لیے نسل انسانی کا تحفظ بھی موجود ہے اور یہ معاشرے کے اندر اللہ کے احکامات کا تحفظ بھی ہے عفت وعصمت کی حفاظت پر انسان کے لیے ضروری ہے تاکہ معاشرہ پاک صاف رہے اور اللہ تعالی کا پسندیدہ ہو۔

الغرض قرآن وحدیث کے اندر عفت و عصمت والی زندگی کو پسند کیا گیا ہے۔ اور قرآن میں ایسے لوگوں کے لیے صالح اور صالحات کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور برے لوگوں کے لیے جو اپنے اعمال واخلاق کا لحاظ نہیں رکھتے اور اپنے کردار کو ناپاک رکھتے ہیں تو اُن کے لیے قرآن نے فاحشہ اور فاحش کا لفظ استعمال کیا ہے اور اللہ تعالی ایسے لوگوں کو سخت ناپسند کرتا ہے جو لوگ برائی کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ اور برائی میں ملوث رہتے ہیں پھر قرآن نے بے حیائی کی تمام صورتیں بیان کی ہیں کہ کونسی صورت میں انسان زناکار شمار ہوگا اور کون سی صورت میں وہ زانی اور بدکار شمار ہوگا اسلام بدکاری اور بے حیائی کو سخت ناپسند کرتا ہے اور برے کاموں سے بچنے کی تلقین کرتا ہے اور بدکاری اور زناکاری کے جو مضر اثرات ہیں، قرآن میں سیاسی، سماجی، روحانی، اخلاقی جسمانی، اُخروی اور دنیاوی نوع کی مضر اثرات کو واضح کیا گیا ہے کہ وہ جس طرح چاہے اپنی زندگی کے ہر گوشے کو پاکیزہ کرے فواحش اور بدکاریوں سے مکمل طور پر بچتا رہے اس سے اس کی نہ صرف زندگی پاکیزہ ہو سکتی ہے۔ بلکہ آخرت بھی پاکیزہ اور صاف ہو سکتی ہے۔ اور وہ اس پستی اور ذلت سے محفوظ زندگی گزار سکتا ہے عورت ہو یا مرد ہر حال میں اُسے حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی کو پاک صاف رکھیں اس سے ایک خاص فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ نسل انسانی بالکل پاکیزہ پیدا ہوتی ہے اور پاکیزگی اور تقدس والی زندگی کا اثر اس کی اولاد پہ ہوتا ہے اور وہ بہتر زندگی گزار سکتے ہیں، تو اس سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن اور حدیث میں جن فواحش اور برائیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُن سے مکمل طور پر بچا جائے اور نیکیوں کی طرف اپنے آپ کو رغبت دلائی جائے اس سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی تصور آتا ہے کہ نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے بچنے کی تلقین کی جائے اس سے مسلمان کی نسل بھی پاکیزہ ہوتی ہے اور اُمت مسلمہ کو مکمل طور پر تحفظ فراہم کیا گیا ہے اگر کوئی انسان کسی پر جھوٹ بولتا ہے۔ تہمت لگاتا ہے اس کے لیے وعیدات قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہے تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کی مکمل مذمت کی ہے۔

اُمت مسلمہ کے تمام مردوں اور عورتوں کواللہ تعالیٰ کی اطاعت فرمانبرداری کاحکم دیاگیا برائیوں اور فواحش سےاجتناب کی تلقین کی گئی ہےجس وقت انسان اپنےآپ کوبرائیوں اورحرام کدہ چیزوں سے محفوظ ومامون رکھتاہےتو وہ کسی بھی تہذیب سے تعلق رکھتاہوخواہ وہ مسلم ہویاکسی بھی جگہ سے تعلق رکھتاہوتواس کی زندگی رنج وغم آزمائشوں اورمصائب وتکالیف اورحزن وملال سے محفوظ رہتی ہےاوراُس کی دنیاسنورجاتی ہے بلکہ آخرت میں بھی انعام واکرام کاحقدارہوتاہےلیکن اگرانسان اپنےآپ کوبرائیوں سے محفوظ ومامون نہیں رکھتافواحش اورحرام کدہ چیزوں میں گھستاچلاجاتاہےتواس کی زندگی نہ صرف مشکلات کاشکارہوتی ہےبلکہ آخرت کو بھی فناکردیتاہےاورآخرت کی تباہی وبربادی ایک بہت بڑی ناکامی اورپستی ہے۔ہمارے معاشرے کےاندربہت ساری برائیاں پائی جاتی ہیں اورانکاتعلق مسلمانوں اوراسلام سے نہیں ہےبلکہ یہ معاشرے کے اندر رواج پذیربرائیاں اورقبیح باتیں ہیں معاشرےکےاندریہ تمام برائیاں اوربدامنی مغربی تقلیداورمغربی دنیاکے اندر اثرو رسوخ کی وجہ سے ہیں اس میں سب سےبڑی برائی کفروشرک اورالحادہے۔

معاشرے میں کفروشرک کاپھیلاؤ:

شرک بہت بڑاگناہ ہےیہ ظلم عظیم ہےاگرکوئی شخص شرک میں مبتلاہوجاتاہےتووہ جب تک شرک سےتوبہ نہ کرےخواہ وہ جتنامتقی وپرہیزگاراورزہدوعبادات کے لحاظ سے عزت ومقام رکھتا ہو۔

قران مجید میں اللہ تعالیٰ کاارشادہے۔

اِنَّ اللّٰـهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ۔[12]

اس آیت سےواضح ہوتاہےکہ شرک کرنےوالے کوکوئی معافی نہیں ملے گی باقی جوچیزیں اللہ تعالی معاف کرناچاہیں گے معاف فرمادیں گے۔

بے حیائی کاپھیلاؤاور جنسی بے راہ روی

بےحیائی اور جنسی بےراہ روی انسانیت کے لیےنہ صرف پاکیزگی کودورکردیتی ہےبلکہ بہت زیادہ وباؤں اوربیماریوں کاسبب بنتی ہےاس قسم کی بیماریاں پھیلتی ہے جن کاپہلے سےوجودہی نہیں ہوتاسیدناعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہاسےروایت ہے کہ رسول ﷺ نےفرمایا۔

لم تظهر الفاحشه فی قوم قط، حتی یعلنوا بها لا فشا فیهم الطاعون والا وجاع التی لم تکن مضت فی اسلافهم الذین مضبوا۔[13]

"جب کسی قوم میں فحاشی (بے حیائی، بدکاری، فسق وفجور) عام ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اعلانیہ کرنے لگیں تو انکے اندر طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جوان کے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں نہیں ہوتی تھی۔"

اس سے واضح ہوتا ہے کہ بدکاری معاشرے کے اندر بیماریوں اور رزق کی کمی کا سبب بنتی ہے۔

خود احتسابی اور نفس کی اصلاح

جو لوگ ہر وقت برائیوں میں مصروف رہتے ہیں ان کو یہ بات سوچنی چاہیے کہ اگر اسی طرح کا واقعہ اُن کی بہنوں اور بیٹیوں کے ساتھ پیش آ جائے تو وہ کیا پسند کریں گے۔ اس وجہ سے ہر وقت خود احتسابی ہوا پنے نفس کی اصلاح کرنی چاہیے نفس کے خلاف جہاد کرنے کو جہاد اکبر کہا گیا ہے۔

عورت کا حقیقی مقام و مسکن

اسلام نے عورت کو ایک خوبصورت مقام و مسکن عطا فرمایا ہے۔ دور جدید میں مغربی تہذیب سے متاثر بہت سی خواتین اپنے حقیقی مسکن اندرون خانہ کو خیر آباد کہہ کر بیرون خانہ کو اپنا مسکن بنا چکی ہیں بیرون خانہ کی بھاگ دوڑ میں شریک ہو کر خود کو سوشل ورکر میں گم کر چکی ہیں۔ دفتروں اور دکانوں میں گاہکوں کی کشش کا سامان بن کر اپنے نام ونہاد آزادی کی متلاشی ہیں غرض کہ مردوں کی ہمسری کا درجہ حاصل کرنے کے لیے تمام حدو قیود کو پس پشت ڈال چکی ہیں۔[14]

مرد وزن کے اختلاط کی کثرت

جدید دور کے اندر مرد وزن کا آپس میں اختلاط بکثرت پایا جاتا ہے۔ عورتوں کو مکمل طور پر مردوں کے اختلاط سے منع نہیں کیا گیا بلکہ اس کا دائرہ کار مقرر کیا گیا عورتیں ہسپتال جاسکتی ہیں اور پردہ اور شرم وحیا کو سامنے رکھیں صحابیات بھی میدان جنگ میں تشریف لے جاتی تھیں زخموں کی مرہم پٹی کے لیے پانی پلانے کے لیے پیش خدمت رہتی تھیں جبکہ مغربی تہذیب مرد وعورت کے اختلاط پر کوئی پابندی یا دائرہ کار نہیں مقرر کیا گیا جس کیوجہ سے مغرب میں عریانی اور فحاشی بالکل عام ہے۔

سید جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔

من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يخلون بامرأة ليس معها ذومحرم منها فان ثالثها الشيطان۔[15]

"ترجمہ۔جو شخص اللہ اورآخرت کے دن پر ایمان رکھتاہو تو اسے چاہیے کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے جسکے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو کیونکہ ان کا تیسرا شیطان ہو تاہے۔"

لواطت ہم جنس پرستی:

جن لوگوں کو جائز طریقے سے شہوت پوری کرنے کاموقع نہیں ملتاتووہ لوگ اپنی خواہشات نفس کو مٹانے کے لیےاپنےہم جنس سے بدکاری شروع کردیتے ہیں بعض اوقات یہ دونوں باہمی رضامندی سے کرتے ہیں اور بعض اوقات زبردستی بھی کیجاتی ہےاوریہ بہت قبیح جرم ہےاوربہت زیادہ غلیظ حرکت ہےاسلام اس سے سختی سے منع فرمایاہے سماجی برائیوں میں یہ برائی بھی کثرت سے پائی جاتی ہےاسلام سے قبل زیادہ ایک صرف اسی عمل کیوجہ سے تباہی کا شکار ہوئی ہے۔

جان ہل لکھتاہے کہ نیویارک میں اسوقت چالیس ہزار بازاری عورتیں موجودہیں جونیویارک میں ہردس عورتوں میں ایک بازاری رنڈی ہے اوروہ اپنی خواہشیں عورت کےذریعے پوری کرتی ہیں مردوں سے بھی اپنی عصمت دری کرواتی ہیں جن سے یہ امراض خبیثہ پیداہوتے ہیں۔[۱۶]

جنسی ہراسانی

مغرب کاایک سماجی مسئلہ ہے جنسی ہراسانی بھی ہےاس سے چھوٹی چھوٹی بچیوں کاریپ کردیاجاتا ہے جس سے نہ وہ اس قابل ہوتی ہیں کہ وہ خوداپنےآپ کوبچاسکیں اوروہ سرعام بنانےکے قابل بھی نہیں ہوتی بےحیائی اورجدیدالیکٹرانک میڈیانےوقت سے پہلے بچوں میں جنسی ہیجان اور جنسی مسائل کے متعلق آگاہی فراہم کردیتی ہے۔

تبدیلی جنس

موجودہ دورترقی یافتہ دورہے اس دورکےاندر مغربی سماجی مسائل میں سےایک مسئلہ تبدیلی جنس کے نام سے متعارف اورروج پذیر ہوامیڈیکل سائنس اورماہرڈاکٹروں کی مدد سے مردوں کےاعضاء ختم کرکے عورتوں جیسے اعضاء لگوادیتاہے ۔ایسا کرناہے غیر فطری عمل ہےاور شرعاًممنوع اور حرام ہے کیونکہ اس سے مثلہ کرنا بھی لازم آتا ہے اس کے علاوہ حیض کاآنا اور حمل کا ہونا ناممکن ہوتاہے۔اور مصنوعی عضوتناسل سے منی کا اخراج نہیں ہوتایہ صرف مرداور عورت عورت سے ہی اپنی خواہش پوری کررہی ہوتی ہے۔اسلام نے اسے سختی سے منع فرمایاہے اور جدید دورمیں مخالف جنس اختیار کرلیناعام ہوتاجارہاہے۔[۱۷]

اسلام میں حیاکے سماجی وثقافتی مظاہر

اسلام نے حیاء کوایمان کاحصہ کہاہے اسلام نے قرآن وحدیث کے ذریعے حیاء کےواضح احکامات ذکرفرمائے ہیں۔ لیکن مغربی تہذیب سے مرعویت نےاسلام کے مضبوط قلعہ کوپارکرنےکی اور نقصان پہنچانے میں اہم

کردار ادا کیا ہے لیکن اسلام نے کچھ ایسے اصول مرتب فرمائے ہیں کہ انکے بغیر زندگی ناممکن ہے تو نہیں ہے لیکن زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے۔

محرمات نکاح

اسلام نے حیا اور پاک دامنی کی زندگی گزارنے کے لیے محرمات کا تصور دیا ہے۔ محرم رشتوں کے تقدس کو واضح کرکے رکھ دیا ہے اس سے عورتوں کی زندگی حیا کے ساتھ محفوظ ومامون ہو گئی ہے اور عورت کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ کسی کے سامنے کس انداز میں زندگی گزارنی ہے ۔ محرم کے لیے صرف رعایت رکھی ہے کہ اس کے سامنے زیب وزینت کا اظہار کر سکتی ہے لوچ دار گفتگو کر سکتی ہے شوہر کے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کر سکتی ہے اور اپنی جنسی خواہشیں اور ایک دوسرے کے ذریعے پوری کر سکتے ہیں۔

احکام ستر

عورت اور مرد کو مکمل لباس اور ستر چھپانے کا اسلام نے حکم دیا ہے واحد شخص شوہر ہے جسکے سامنے عورت اپنا تمام ستر کھول سکتی ہے اور مرد اپنی بیوی کے سامنے اپنا ستر کھول سکتا ہے اپنے شوہر اور محرم رشتوں کو علاوہ عورت کے لیے حکم ہے۔

صوت المرأة عورة۔[18]

"عورت کی آواز ستر ہے۔"

اسلام نے عورت کو حیا کے اندر رہنے کا حکم دیا ہے مخصوص رشتہ داروں سے جو محرم ہیں صرف ان کے سامنے زیب وزینت کی اجازت ہے باقی کے سامنے اجازت نہیں ہے۔

ارشاد باریٰ تعالی ہے۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِىْ فِىْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔[19]

یہی وجہ ہے کہ عورت کو آواز پست رکھنے کا حکم ہے اور آواز کے اندر شیریں پیدا کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے جنسی ملاپ میں تحریک پیدا ہوتی ہے عورت کو اذان سے بھی اسی وجہ سے منع فرمایا گیا ہے۔[20]

حرمت قذف

اسلام کے اندر کسی پر جھوٹی تہمت لگانے سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے ۔ اور اس کے لیے سخت سزا بیان کی گئی ہے اور جو کسی پر ایک دفعہ تہمت لگائے تو اس کی گواہی ساری زندگی کے لیے غیر معتبر ہو جاتی ہے سورۃ النور میں اسکے بارے میں واضح آیات بیان کی گئی ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔[21]

ترجمہ: "جو لوگ پرہیز گار عورتوں کو بدکاری کا عیب لگائیں اوراس پر چار گواہ نہ لائیں توان کو اسی درے مارواور بھی ان کی شہادت قبول نہ کرواور یہی بدکار ہیں۔"

اس آیت میں حد قذف کوواضح انداز میں بیان کیا گیاہےاور تہمت لگانے والوں کے لیے قرآن میں سزا کا بھی واضح تصور پایا جاتاہے۔

حرمت تجسّس

اسلام نے جاسوسی کرنےوالے کو سخت ناپسند فرمایاہےاوراس سے منع فرمایاہے کہ کوئی مومن کسی مومن مرد یا عورت کی جاسوسی نہ کرے۔ قرآن مجید میں سورۃالحجرات میں اللہ تعالیٰ نےفرمایاہے۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔[22]

"ترجمہ: اہل ایمان گمان کرنے سے پرہیز کرو اور بعض گمان گناہ ہے اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کرو۔"

اس سےواضح ہوتاہے کہ اسلام ایک محفوظ مامون قلعہ ہےجوہرایک مومن مرداور عورت کوحقوق مہیا کرتاہےجس کے ذریعے وہ آزاداور خود مختار پاک دامنی والی زندگی گزارسکے۔

اسلام اعتدال پسند دین ہے اور اسلام کے نظریات ہر معاملے میں معتدل اور صاف شفاف ہیں۔ اسلام کے اصولوں کے مطابق اگر معاشرے کے اندر صالح اقدار کو فروغ دینا ہے توگناہوں کے ارتکاب اور جنسی بے راہ روی سے مکمل طور پر بچنا ہو گا اس میں عورت اور مرد کا کثرت اختلاط ہے ، لواطت ہے۔ ٹرانس جینڈر کا مسئلہ ہے۔ نکاح کی سنت کو بہت زیادہ دیر سے ادا کرنا ہے۔ اس سے سماجی اور معاشرتی لحاظ سے معاشرے کو پاک اور صاف کیا جائے اور معاشرہ بہادری کی طرف گامزن ہوسکے۔ اسلام کے اُصولوں میں سے بہترین اصول یہ ہے کہ اسلام اپنی خواہشات کو دبانے سے منع کرتا ہےاور اسی طرح جنسی تبدیلی کرکے مرد و عورت کا ایک دوسرے سے ملنا بہت بری عاد اور شرم کی بات ہے۔ اسی طرح اسلام نے مرد و عورت کے اختلاط کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے آزادانہ طور پر اُس وقت مل سکتے ہیں جب وہ نکاح کریں۔ اور آپس میں بہتر انداز سے زندگی گزار سکیں۔ اور وہ نئی نسل کو پروان چڑھا سکیں۔ اس سے ایک نسل بھی پاک دامن ہوتی اور مکمل طور پر محفوظ و ماموں ہوتی ہے۔ اس سے ایک انسان کے کردار کی تشکیل بھی ہوتی ہے۔ تاکہ معاشرے کے اندر بہتری لائی جاسکے اور معاشرہ اسلامی اصولوں کے مطابق چل سکے اگر کوئی شخص گناہ اور زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے سخت سزا ملے گی ۔ دنیا کی ذلت اور رسوائی کے علاوہ آخرت میں سخت سزا پائے گا اسی طرح اسلام نے نکاح کو بھی مختلف شرائط کے ساتھ مشروط کیا ہے ایسا نہیں ہے کہ کوئی بھی مرد جس کے ساتھ چاہئے نکاح کرے جس قسم کی عورت سے جس وقت چاہے نکاح کرے ایسا نہیں ہے۔ بلکہ نکاح کرنے کے لیے اس کو کچھ

ضروری شرائط پر عمل کرنا ہوگا۔ یعنی مرد جس عورت کے ساتھ چاہے نہیں رہ سکتا۔ اسلام نے اس طرح کے خیالات کو بھی زنا قرار دیا ہے۔ جس میں ہر وقت غیر مرد کے بارے میں سوچا جائے اور غیروں سے خفیہ تعلقات رکھنے کو اسلام نے منع فرمایا ہے اور غیروں سے تعلقات کو اسلام قرآن میں بھی ذکر کرتا ہے۔ اور سخت ناپسند کیا گیا ہے۔ اُن عورتوں اور مردوں کو سخت ناپسند کیا گیا ہے جو غیر مردوں اور عورتوں سے تعلقات جوڑتے ہیں اور یہ کام حیاء کے بالکل خلاف ہے اور یہ کام فواحش بے حیائی اور برے کاموں میں سے ہے۔ اسلام عورت کو ایک مضبوط قلعہ اور مسکن فراہم کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی سکون واطمینان اور عزت کے ساتھ گزار سکے اور اسے کوئی تکلیف نہ ہو۔

اسلام میں حیا، عفت و پاک دامنی محض انفرادی اخلاقی اوصاف نہیں بلکہ ایک جامع معاشرتی نظام کا حصہ ہیں۔ قرآن مجید نے فواحش کی ظاہری اور باطنی صورتوں سے اجتناب، زنا سے دوری، نگاہوں کی حفاظت اور شرم گاہوں کی حفاظت کی ہدایت دے کر فرد کے اخلاقی کردار کی تعمیر کی بنیاد فراہم کی ہے۔ اسی طرح نکاح، محرم و نامحرم کے احکام، ستر پوشی، قذف اور تجسّس سے ممانعت جیسے احکام معاشرتی زندگی کو پاکیزہ اور محفوظ رکھنے کے لیے اہم اصول فراہم کرتے ہیں۔

تحقیق سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ فواحش کے اثرات صرف ایک فرد تک محدود نہیں رہتے بلکہ ان کے اثرات خاندان، نسل، معاشرتی اقدار اور اجتماعی اخلاق تک پھیل سکتے ہیں۔ اسی لیے اسلامی تعلیمات میں برائی کے صرف ارتکاب سے نہیں بلکہ اس کے قریب جانے والے ذرائع اور ماحول سے بھی احتیاط کی تلقین کی گئی ہے۔ اس تناظر میں عفت و پاک دامنی کو معاشرے کے استحکام اور خاندانی نظام کے تحفظ کے لیے بنیادی قدر قرار دیا جا سکتا ہے۔

عصر حاضر کے تناظر میں یہ امر بھی قابلِ توجہ ہے کہ تہذیبی اثرات، ذرائع ابلاغ اور بدلتے ہوئے معاشرتی رویے حیا اور عفت کے تصورات پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ ایسے حالات میں محض تنقید کافی نہیں بلکہ فرد کی اخلاقی تربیت، خود احتسابی، صالح اقدار کے فروغ، خاندان کے کردار کو مضبوط بنانے اور قرآن و سنت کی تعلیمات سے وابستگی کو مؤثر ذریعہ بنایا جانا چاہیے۔ تحقیق کا مجموعی ماحصل یہ ہے کہ اسلامی تصورِ حیا فرد کی عزت و کردار، خاندان کے استحکام اور معاشرے کی اخلاقی پاکیزگی کے تحفظ کے لیے ایک جامع رہنمائی فراہم کرتا ہے اور عصر حاضر کے اخلاقی مسائل کے مقابلے میں اس کی معنویت برقرار ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات

۱۔ محمد شفیع، مولانا، مفتی معارف القران، کراچی: ادارۃ المعارف، ج ۱، ص ۴۱۱

۲۔ الاحزاب: ۳۰-۳۴

۳۔ تھانوی، محمد اشرف علی، مولانا، حکیم الامت، حضرت، تفسیر بیان القران، ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ج ۳، ص ۱۶۹

۴۔ الاسرا: ۳۲

۵۔ وہبہ الزحیلی، التفسیر المنیر، ۷/ ۳۴۲

۶۔ الانعام: ۱۵۱

۷۔ دریا آبادی عبد الماجد تفسیر ماجدی، ج ۲، ص ۱۲۱

۸۔ قطب شہید، سید، فی ظلال القرآن، ۳/ ۱۲۳۱

۹۔ النور: ۳۳

۱۰۔ تھانوی، اشرف علی، بیان القران، ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ج ۲، ص ۵۷۱

۱۱۔ النور: ۳۰

۱۲۔ النساء: ۴۸

۱۳۔ سنن ابن ماجہ: ۴۰۱۹، سلسلۃ لاحادیث الصحیہ: ۱۰۶

۱۴۔ جمشید عالم، عبد السلام، سلفی، معاشرے میں پھیلے فواحش کا ایک جائزہ، انڈیا: مکتبہ اسلام، ۲۰۲۱ء، ص ۱۶۴

۱۵۔ مسند احمد: ۱۴۶۵۱، مسند احمد، ۲۳ / ۱۹

۱۶۔ قاری محمد طیب، مولانا، حکیم الاسلام، تعلیمات اسلام اور مسیح اقوام، لاہور: نعمان پبلشنگ کمپنی، ۱۹۹۷ء، ص ۱۷۹

۱۷۔ جمشید عالم عبد السلام، سلفی، معاشرے میں پھیلے فواحش کا ایک جائزہ، ص ۲۹۸

۱۸۔ ردالمختار، ۱ / ۲۸۴

۱۹۔ الاحزاب: ۳۶

۲۰۔ محمد ظفیر الدین، مولانا، امریکہ یورپ کا نظام، ہم جنس پرستی اور اسلام کا عفت و عصمت، تقابلی جائزہ، محدث لائبریری، ص ۳۱۷

۲۱۔ النور: ۴

۲۲۔ الحجرات: ۱۲